

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد!

إن أنعم الله علينا (يوست: بحم) تو صرف اللہ کا ہے۔

کے باپ کو کوئی حق نہیں ہے کہ بندہ کو اس کے شوہر کے پاس جانے سے روکے۔ کیونکہ بعد النکاح باپ کا کچھ زور بندہ پر نہیں ہے، بلکہ سارا اختیار و زور بندہ پر اس کے شوہر کا ہے اور باپ بندہ کا بندہ کو شوہر کے پاس جانے سے بلاوہ شرعی کے روکے یا منع کرے تو بیشک بندہ کا باپ گنہگار ہوگا اور عند اللہ تبارک و تعالیٰ اس پر عتاب ہوگا۔ (مجموع الفتاوى، ج ۱۰، ص ۱۰۲)

اور مسلم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے تخریج کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو لکھتے ہوئے سنا ہے: تم میں ہر ایک نثران ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے۔ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نثران ہے اور وہ اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے۔ (صحیح مسلم، ج ۱، ص ۱۰۲)

کے واسطے سے تخریج کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کن لوگوں کا عورت پر زیادہ حق ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے شوہر کا۔ (انہوں نے کہا کہ) میں نے پھر پوچھا: مردوں پر کن لوگوں کا زیادہ حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی ماں کا۔ اس کی روایت ماکم نے بھی کی ہے۔ (صحیح مسلم، ج ۱، ص ۱۰۲)

بہنہ مسند میں حسن سند کے ساتھ عبدالرحمان بن عوف کے واسطے سے تخریج کی ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عورت پانچوں وقت کی نماز پڑھے گی اور رمضان کے مہینے کے روزے رکھے گی، اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے گی اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے گی تو اس سے کہا جائے: (صحیح مسلم، ج ۱، ص ۱۰۲)

بہا العلوم میں اس حدیث کے ذیل میں کہا ہے کہ آپ ﷺ کا قول کہ ”اپنے شوہر کی اطاعت کرے گی تو اپنے شوہر کی اطاعت کا ذکر اسلام کی بنیاد میں فرمایا ہے۔ ختم شد۔“

ابن جان نے اپنی صحیح میں ابوسعید خدری کے واسطے سے تخریج کی ہے کہ انہوں نے کہا: نبی ﷺ کے پاس ایک شخص اپنی بیٹی کو لے کر آیا اور کہا کہ میری اس بیٹی نے شادی سے انکار کر دیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اس (بیٹی) سے کہا کہ اپنے باپ کی اطاعت کرو۔ اس بیٹی نے کہا: قسم ہے اس ذات کی (صحیح مسلم، ج ۱، ص ۱۰۲)

یہ میں سے صحیحین کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے جنم میں جھانکا تو اس میں زیادہ تر عورتیں تھیں۔ انہوں نے (خواتین نے) پوچھا: ایسا کیوں اسے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: عورتیں لمن طعن زیادہ کرتی ہیں اور اپنے کھینے کی ناشکری کرتی ہیں۔ ختم شد۔“

غزالی کی ”احیاء العلوم“ میں ہے کہ ایک شخص سفر کے لیے نکلا اور اس نے اپنی بیوی سے یہ عہد لیا کہ وہ اوپر سے نیچے نہیں اترے گی۔ اس عورت کا باپ نیچے رہتا تھا۔ وہ بیمار ہو گیا تو اس عورت نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی بھیجا، تاکہ وہ اجازت حاصل کرے کہ وہ اپنے باپ کے پاس اتر کر آئے۔ (صحیح مسلم، ج ۱، ص ۱۰۲)

”حافظ عراقی نے ”تخریج انا بیہی لکھتا ہے کہ طرانی نے اس کی روایت اس کی حدیث سے مجملہ واسطے میں ضعیف سند سے کی ہے۔ البتہ انہوں نے فرمایا کہ اس میں یہ الفاظ ہیں: ”اس کے باپ کی اللہ تعالیٰ نے مغفرت کر دی۔“

پس جب بندہ کے باپ نے بندہ کو اس کے شوہر کے پاس جانے سے روکا اور منع کیا اور بندہ کا شوہر اس امر سے بیزار ہے تو بندہ کا باپ منع لے کر اور بندہ جو بسبب عدم اطاعت زوج اپنے کے مستحق غضب الہی کی ہوگی، اس کا باعث بندہ کا باپ ہوا۔ پس اب بندہ کا باپ یقینی حاسی و مرتسب کبیرہ کا۔ (حدیث ابن ماجہ، ج ۱، ص ۱۰۲)

مجموعہ مقالات، وفتاویٰ

